Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

تار کا پتہ:- الفضل لاہور ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ

الفضل

لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ رر
سہ ماہی ۷ رر
ماہوار ۲½ رر

یوم یک شنبہ

فی پرچہ ۱۰/

۱۶ شعبان ۱۳۷۱ھ

جلد ۴۰/۶ | ۱۱ ہجرت ۱۳۳۱ھش - ۱۱ مئی ۱۹۵۲ء | نمبر ۱۱۳

اخبار احمدیہ

(ربوہ ۸ مئی (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت بفضلہٖ پہلے سے بہتر ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

لاہور ۱۰ مئی۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خاں صاحب کا درجہ حرارت کل کی نسبت آج کم تھا۔ لیکن کمزوری بدستور ہے۔ کامل صحت کے لئے دعا جاری رکھیں۔

پورٹ آف سپین ۸ مئی۔ مکرم محمد اسحاق صاحب ساقی بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ وہ بخیریت منزل مقصود پر پہنچ گئے ہیں۔

بہاولپور کے انتخابات میں ۹۴ نشستوں کیلئے ۲۱۷ کاغذات نامزدگی منظور کر لئے گئے

کل ۲۳۹ درخواستوں میں سے صرف ۱۴ درخواستیں مسترد ہوئیں

بغداد الجدید ۱۰ مئی۔ بہاولپور کے موجودہ عام انتخابات کے سلسلے میں ۹۴ نشستوں کے لئے ۲۱۷ امیدواروں کے کاغذات نامزدگی منظور کر لئے گئے۔ ان نشستوں کے لئے کل ۲۳۹ کاغذات نامزدگی داخل کئے گئے تھے۔ جن میں اس دفعہ صرف ۱۴ درخواستیں مسترد کی گئی ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ انتخابات میں باقاعدہ حصہ لینے والوں کی تعداد بہت کم رہ جائیگی۔ کیونکہ بہت سے امیدوار مقررہ تاریخ پر اپنے نام واپس لے لیں گے۔ اس مرتبہ صرف چھ فیصدی درخواستیں مسترد کی گئی ہیں۔ حالانکہ پچھلی مرتبہ نا منظور ہونے والی درخواستوں کی تعداد ۳۹ فی صد تھی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انتخابات کی تنسیخ کا اصل مقصد پورا ہو گیا ہے۔ اور ریاستی عوام نے انتخابات کا کافی تجربہ حاصل کر لیا ہے۔

۱۴ مسترد ہونے والی درخواستوں میں سے ۵ قائم مقام مسلم لیگی امیدواروں کی درخواستیں تھیں بقیہ ۹ درخواستوں میں سے ایک مخالف پارٹی کے باقاعدہ امیدوار اور دو قائم مقام امیدواروں کی تھیں۔ اس کے علاوہ چھ نامنظور ہونے والی درخواستیں آزاد امیدواروں کی تھیں۔ عورتوں کی نشستوں کے لئے چھ درخواستوں میں سے پانچ منظور کر لی گئی ہیں۔ اقلیتوں کی نشست کے لئے دو ہندو امیدواروں میں مقابلہ ہوگا۔ تیسرے عیسائی امیدوار نے اپنا نام واپس لے لیا ہے۔

پشاور ۱۰ مئی۔ حکومت سرحد سال رواں سے پشاور میں ایک کیڈٹ سکول کھول رہی ہے۔ کہ جہاں طلبہ کو فوجی کمشن حاصل کرنے کے لئے مناسب تربیت دی جایا کرے گی۔

ــــــــ

(بقیہ) رو سے مری میونسپلٹی کے ۱۵ ممبران سے ۱۰ کا انتخاب ہوگا اور ۵ کو نامزد کیا جائیگا عبد الحمید دستی نے بل پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ چونکہ مری کے باشندے مستقل طور پر وہاں رہائش نہیں رکھتے۔ اور ان میں سے اکثر صرف گرمیاں گزارنے کے لئے وہاں جاتے ہیں۔ اس لئے مری کو اس قانون سے مستثنیٰ قرار دینا چاہیئے جس کی رو سے میونسپلٹی کے تمام ممبروں کا انتخاب ضروری ہے۔

حکومت پنجاب ۴ کروڑ روپیہ زمینوں کو قابل کاشت بنانے پر صرف کریگی

پنجاب اسمبلی کا اجلاس آج غیر معین عرصہ کیلئے ملتوی کر دیا گیا

لاہور ۱۰ مئی۔ آج پنجاب اسمبلی کا اجلاس زمینوں کو قابل کاشت بنانے کا بل اور مری میونسپلٹی بل منظور کرنے کے بعد غیر معین عرصہ کے لئے ملتوی کر دیا گیا ہے۔ غیر آباد اور سیم زدہ زمینوں کو پھر سے قابل کاشت بنانے کے لئے وسیع اختیارات رکھنے والا ایک بورڈ قائم کیا جائیگا۔ جو سیم اور تھور کے بڑھتے ہوئے خطرے کا مقابلہ کرے گا۔

وزیر مال چودھری محمد حسین چٹھہ نے بل پر اختتامی تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اگر سیم اور تھور کی مصیبت کو دور کرنے کے لئے بروقت انسدادی تدابیر اختیار نہ کی گئیں۔ تو سارے صوبے کی زمین اسکی لپیٹ میں آکر تباہ ہو جائیگی۔ اس وقت گنجان آبادی والے علاقوں میں ساڑھے بائیس لاکھ ایکڑ سے زائد زمین سیم کا شکار ہو رہی ہے۔ آپ نے مزید بتایا کہ حکومت ان خطرات کے پیش نظر ۴ کروڑ روپیہ زمینوں کو قابل کاشت بنانے پر صرف کریگی۔ آپ نے اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ مجھے افسوس ہے۔ کہ بعض ممبران نے اس بل کو سیفٹی ایکٹ کے مساوی بنایا ہے۔ حالانکہ موجودہ ہنگامی حالات اور سیم کے بڑھتے ہوئے خطرے کے پیش نظر بورڈ کو وسیع اختیارات دینا از حد ضروری تھا۔ وزیر مال نے کہا۔ کہ میرے خیال میں اس بل کو پبلک سیفٹی ایکٹ سمجھنا چاہیئے۔ رانا عبد الحمید نے بورڈ کے اختیارات پر کڑی نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا کہ بورڈ اور اس کے صدر کو جو آمرانہ اختیارات دئے گئے ہیں ان کی وجہ سے "مجھے ڈر ہے۔ کہیں یہ مداوا مرض سے زیادہ خطرناک ثابت نہ ہو" ایک اور بل کی

وزارت امور کشمیر کا محکمہ کراچی منتقل کیا جا رہا ہے

کراچی ۱۰ مئی۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ پاکستان کی وزارت امور کشمیر کے جملہ دفاتر عنقریب راولپنڈی سے کراچی منتقل کر دئیے جائیں گے۔ اگرچہ دفاتر کی باقاعدہ منتقلی جون کے وسط تک شروع ہوگی۔ لیکن اس سلسلے میں ابتدائی انتظامات ابھی سے شروع کر دیئے گئے ہیں۔ محکمہ کی صرف ایک دو شاخیں جن کا حکومت آزاد کشمیر کے ساتھ واسطہ رہتا ہے۔ راولپنڈی ہی میں رہیں گی۔

ڈھاکہ ۱۰ مئی۔ وزیر خزانہ مسٹر محمد علی صاحب نے کل رات زیادہ آرام سے گذاری۔ اگرچہ عام حالت نسبتاً اچھی ہے۔ لیکن پھر بھی تشویش سے خالی نہیں۔ ڈاکٹروں کے ایک بورڈ نے کل رات اور پھر آج صبح ان کا معائنہ کیا۔ امراض دل کے ماہر ڈاکٹر پی برہماچاری جنہیں کلکتہ سے بلایا گیا تھا۔ معائنہ کرنے کے بعد آج صبح کلکتہ واپس چلے گئے۔

پاکستان کے مایۂ ناز سکوئش کھلاڑی ہاشم خاں کا پرجوش خیر مقدم

پشاور ۱۰ مئی۔ پاکستان کے مایۂ ناز سکوئش کھلاڑی جو گذشتہ دنوں لندن میں سکوئش کی چیمپین شپ جیت کر دنیا بھر کے بہترین کھلاڑی تسلیم کئے گئے۔ آج ہوائی فوج کے ایک خاص طیارے کے ذریعہ کراچی سے پشاور پہنچے۔ ہوائی اڈے پر بری اور ہوائی فوج کے اعلیٰ افسروں۔ حکومت اور میونسپل کمیٹی کے نمائندوں کی طرف سے آپ کا شاندار خیر مقدم کیا گیا۔ اس کے بعد ہاشم خاں کو موٹر میں بٹھا کر ایک جلوس کی شکل میں شہر کی خاص خاص سڑکوں سے گزارا گیا۔ آج شام کو میونسپل کمیٹی کی طرف سے آپ کے اعزاز میں ایک تقریب کا انتظام کیا گیا۔ جس میں تقریر کرتے ہوئے سرحد کے وزیر اعلیٰ خان عبد القیوم خاں نے کہا۔ پاکستان جیسے نئے ملک کو کھیلوں کے ذریعے بڑی اچھی طرح دنیا سے متعارف کرایا جا سکتا ہے اور ہاشم خاں نے پاکستان کے سفیروں کی طرح یہ کام نہایت خوش اسلوبی سے ادا کیا ہے۔ انہوں نے اپنے کھیل میں عظیم الشان کامیابیاں حاصل کر کے پاکستان کا نام روشن کیا ہے۔ آپ نے مزید کہا۔ کہ میں ونگ کمانڈر کے اس مطالبے پر کہ ہاشم خاں کو اس کی شاندار کامیابیوں کی وجہ سے عمر بھر کے لئے پنشن دی جائے۔ ہمدردانہ غور کروں گا۔ ہاشم خاں اس ماہ کی ۲۰ تاریخ کو پشاور سے کراچی روانہ ہو جائیں گے جہاں سے وہ میچ کھیلنے کے لئے آسٹریلیا جائیں گے۔

لجنہ اماء اللہ لاہور کا اہم اجلاس

سیدہ ام متین صاحبہ ممبرات سے خطاب فرمائینگی

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ سیدہ ام متین صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بتاریخ ۱۳ مئی بروز منگل شام کے چار بجے احمدیہ جامع مسجد بیرون دہلی دروازہ میں لجنہ اماء اللہ لاہور کے ایک خصوصی اجلاس میں ممبرات سے خطاب فرمائیں گی۔

امیر صاحب جماعت احمدیہ لاہور نے حلقوں کے صدر صاحبان اور لاہور کی مرکزی لجنہ اماء اللہ و لجنہ اماء اللہ حلقہ جات کو ہدایت کی ہے۔ کہ وہ ہر بہن کو یہ اطلاع کر دیں۔ کہ وہ اس اہم اجلاس میں ضرور شریک ہوں۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی-اے-ایل-ایل-بی۔ مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور
مورخہ ۱۱ مئی ۱۹۵۲ء

ہستی باری تعالیٰ

الفضل کی گزشتہ اشاعت میں ہم نے سہ روزہ "کوثر" کے ایک مقالہ کے اقتباسات دیئے تھے۔ جس میں ہستی باری تعالیٰ کا ثبوت فلسفہ اور سائنس کے اصولوں کی روشنی میں دیا گیا تھا چنانچہ اس ضمن میں مقالہ نگار صاحب فرماتے ہیں

"اس طرح ہم اپنے معلومات علم و سائنس کے اصولوں کی روشنی میں واضح طور پر ادراک کرتے ہیں کہ ان ساری چیزوں کے موجود ہونے سے ان کو پیدا کرنے والے اللہ واحد کا موجود ہونا ایک حقیقت ہے۔"

قرآن کریم نے اس دلیل کو کئی بار مختلف طریقوں سے پیش کیا ہے۔ واقعی یہ دلیل فلسفیوں اور سائنسدانوں کو قایل کرنے کے لئے بہت پایدار ہے اہل علم و سائنس کے پاس اس دلیل کا کوئی جواب نہیں ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ سورہ الرحمٰن کو اس طرح شروع فرماتا ہے۔

الرّحمٰن علّم القرآن ۔ خلق الانسان ۔ علّمہ البیان ۔ الشمس والقمر بحسبان والنجم والشجر یسجدان والسمآء رفعھا ووضع المیزان الا تطغوا فی المیزان واقیموا الوزن بالقسط ولا تخسروا المیزان والارض وضعھا للانام فیھا فاکھۃ والنخل ذات الاکمام والحب ذو العصف والریحان ۔ فبایّ الاء ربکما تکذّبان۔

تمام سورہ اسی رنگ میں چلی گئی ہے۔ پھر سورہ غاشیہ میں آتا ہے۔

افلا ینظرون الی الابل کیف خلقت والی السماء کیف رفعت والی الجبال کیف نصبت والی الارض کیف سطحت

اسی طرح جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے اس دلیل کو بارہا دہرایا ہے۔ قدرت کے مناظر خود انسان کی خلقت وغیرہ ایک ایسی دلیل ہے کہ علم و سائنس کے اس اصول کے کے مطابق کہ ہر معلول کے لئے علت کا ہونا ضروری ہے" ایک نہایت زبردست دلیل ہے۔ اور نہ صرف فلسفیوں اور سائنسدانوں کو خاموش کرانے کے لئے بلکہ عام مسلمانوں کو حق کی طرف راہ نمائی کے لئے ایک نہایت ہی اعلےٰ ذریعہ علم ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کی طرف راجع کرتا ہے۔ آخر یہ اتنا بڑا کارخانہ جو ریاضی کے اصولوں پر چل رہا ہے کس طرح خود بخود وجود میں آسکتا ہے۔ جب تک کہ کوئی مفکر اور مجوز ہستی اس کے پیچھے نہ ہو۔ بھلا ایک سمجھدار انسان اس تمام کارخانے کو اور اس کے کاروبار کو دیکھ کر اس کی حکمتوں کو سمجھ کر جن کے مطابق اسے چلایا جا رہا ہے کس طرح تکذیب کر سکتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

فبای آلاء ربکما تکذّبان

بے شک خدا تعالےٰ کی ہستی کی یہ ایک بڑی زبردست دلیل ہے۔ فلسفیوں اور سائنس دانوں کو اس کے سامنے سر جھکانا پڑتا ہے چنانچہ بڑے بڑے منکرین کو آخر ماننا پڑا ہے۔ کہ اس حکمتوں سے پر عالم کو چلانے والا ضرور کوئی نہ کوئی ہونا چاہیئے اس کے باوجود کہ فلسفیوں اور سائنسدانوں کو قائل کرنے کے لئے یہ ایک زبردست دلیل ہے۔ جس کا جواب ان کے پاس نہیں ہے۔ اللہ تعالےٰ نے صرف اس دلیل پر اکتفا نہیں کیا۔ اگر اللہ تعالےٰ کا منشاء صرف یہ ہوتا کہ لوگ اس کی ہستی کو مان لیں اور بس تو البتہ یہ زبردست دلیل کافی تھی۔ لیکن چونکہ اللہ تعالےٰ کا حقیقی منشا یہ ہے۔ کہ انسان اپنے ارتقائے حیات کے لئے اس لائحہ عمل پر چلے جس پر وہ چلانا چاہتا ہے۔ اور جس پر چلکر ہی انسان اپنی زندگی کی منزل مقصود پا سکتا ہے۔ اس لئے اس نے صرف اس زبردست دلیل پر اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ اس نے اپنی ہستی کے ثبوت میں جیسا کہ ہم نے پہلے بھی عرض کیا ہے ایک ایقانی دلیل بھی پیش کی ہے۔ کیونکہ ایک فلسفی اور سائنسدان قائل ہو کر کہتا ہے کہ اچھی بات ہے تو ہم نے مان لیا۔ کہ اس حکمتوں سے پر کارخانہ قدرت کا کوئی بنانے والا ضرور ہوگا۔ مگر پھر؟ کیا اللہ تعالےٰ کے داعی کا کام یہیں ختم ہو جاتا ہے کہ علم و سائنس کے اصولوں کے مطابق اللہ تعالےٰ کا وجود ثابت کر دے؟ نہیں بلکہ اللہ تعالےٰ کے داعی کا اس سے بڑھ کر حقیقی مقام یہ ہوتا ہے۔ کہ انسانوں کو اس لائحہ زندگی پر چلنے کی تلقین کرے جو اللہ تعالےٰ نے مقرر کیا ہے۔ چنانچہ "کوثر" کے مقالہ نگار فرماتے ہیں:۔

"کس قدر سچے تھے وہ اللہ کے نیک بندے ہی کے رسول جنہوں نے ہر قسم کی خود غرضی سے بالاتر ہو کر ہم کو ہمارے اصلی مالک و خالق سے روشناس کرایا اور اس کا پیغام ہم تک پہنچایا۔ اور ہمیں ہمارے اصلی مقام بندگی سے آگاہ کیا اور فرمایا کہ اے بنی نوع انسان تم کو صرف اسی حاکم حقیقی کی بندگی و اطاعت کرنی چاہیئے"۔ (کوثر ۲ مئی ۱۹۵۲ء)

ظاہر ہے کہ داعی الی اللہ کی اتنی دلیل کہ علم و عقل کے اصولوں کے مطابق اس کارخانہ عالم کا بنانے والا کوئی ضرور ہونا چاہیئے اس کی حقیقی تلقین یعنی اللہ تعالےٰ کی اطاعت کے لئے کافی نہیں ہے مخالف مطالبہ کریگا۔ کہ اللہ تعالےٰ کی اطاعت کا مطالبہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہونا ثابت کرو۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے اپنے وجود ہستی کی ایک اور دلیل بھی قرآن کریم ہی میں پیش کی ہے۔ اور اس کو بھی کئی طریقوں سے پیش کیا ہے

والنجم اذا ھوٰی ما ضل صاحبکم وما غوٰی وما ینطق عن الھوٰی ۔ ان ھو الا وحی یوحٰی ۔ علمہ شدید القوٰی ۔ ذو مرۃ فاستوٰی وھو بالافق الاعلیٰ ۔ ثم دنا فتدلّٰی ۔ فکان قاب قوسین او ادنٰی ۔ فاوحٰی الی عبدہ ما اوحٰی ۔ ما کذب الفواد ما رای افتمٰرونہ علیٰ ما یرٰی ۔ ولقد راٰہ نزلۃ اخرٰی ۔ عند سدرۃ المنتھٰی ۔ عندھا جنۃ الماوٰی اذ یغشی السدرۃ ما یغشٰی ...... الخ (سورہ نجم)

اس دلیل کا فائدہ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کی ہستی کا ثبوت جو علم و سائنس کے اصولوں کے مطابق ہے۔ وہ صرف یہیں تک ہے کہ اتنے بڑے اور پر حکمت کارخانے کا چلانے والا ضرور کوئی ہونا چاہیئے۔ ہمیں یہ حکمت در حکمت عالم کون و مکان کو دیکھ کر ماننا پڑتا ہے کہ اللہ تعالےٰ موجود ہونا چاہیئے۔ مگر اللہ تعالےٰ ہم سے کیا چاہتا ہے۔ اس بات کو ماننے کے لئے ضروری ہے کہ ہمارے پاس اس کی ہستی کی کوئی ایسی دلیل ہو جس سے ہمیں یقین آجائے۔ کہ وہ واقعی فعال لما یرید ہستی ہے۔ جس کی ہمیں اطاعت کرنی چاہیئے۔ جس کی اطاعت کے بغیر ہم اپنی زندگی کا حقیقی مقصد نہیں پا سکتے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات کو پیش کرتا ہے۔ کہ دیکھو یہ محمدؐ بھی تم جیسا ہی ایک بشر ہے۔ مگر جو باتیں یہ کہتا ہے یونہی ہوائی باتیں نہیں ہیں۔ بلکہ یہ وہ باتیں ہیں جو ہم نے اس کی طرف وحی کی ہیں۔ وہ ہمارے اتنا قریب ہوا ہے۔ کہ جس کا تم اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔ قاب قوسین بلکہ اس سے بھی زیادہ قریب۔

دلیل یہ ہے کہ ہم انسانوں میں سے ہی ایک کو چنکر اس پر اپنا اظہار اس طرح کر سکتے ہیں۔ کہ اس کو ہماری ذات کا حق الیقین پیدا ہو جاتا ہے۔ ہم اس سے باتیں کرتے ہیں۔ اس لئے جو کچھ وہ ہماری طرف سے کہتا ہے۔ وہ ہماری طرف سے ہوتا ہے۔ ہمیں نے اس پر یہ وحی کیا ہوتا ہے۔

یہی دلیل مظاہرات قدرت کی ان لوگوں کے لئے تھی جو اللہ تعالےٰ کی ہستی کی تکذیب کرتے تھے۔ مگر یہ دلیل ان لوگوں کے لئے ہے جو اللہ تعالےٰ کی ہستی کی تکذیب تو نہیں کرتے۔ بلکہ اس بات میں شک کرتے ہیں کہ وہ فعال لما یرید ہے۔ اور وہ انسانوں کو اپنی اطاعت کے لئے ہدایت دیتا ہے۔ اور وہ چاہتا ہے کہ اس ہدایت کے مطابق زندگی گزاری جائے۔

جہاں تک اللہ تعالےٰ کے ساتھ اس دلیل کا تعلق ہے۔ یہ ایک جاودانی دلیل ہے۔ اللہ تعالےٰ ہر وقت انسانوں سے بات کر سکتا ہے۔ ہر وقت فعال لما یرید ہے۔ ہر وقت ہدایت دے سکتا ہے۔ مگر جہاں تک اس کا تعلق فانی انسان ایک محض بشر سے ہے۔ یہ دلیل اعادہ چاہتی ہے اس زندہ دلیل کو جو لوگ اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ ان کا ایمان تو حق الیقین کا درجہ اختیار کر لیتا ہے۔ مگر جب وہ ہستی جس کے ساتھ یہ دلیل وابستہ ہوتی ہے۔ آنکھوں سے اوجھل ہو جاتی ہے۔ یعنی وہ بشر اپنی حیات فانی کو ختم کر کے اس دنیا سے کوچ کر جاتا ہے۔ تو آہستہ آہستہ اس دلیل کا اثر لوگوں کے دلوں سے کم ہونا شروع ہو جاتا ہے جن لوگوں نے اس کو دیکھا ہوتا ہے۔ اور جن لوگوں نے اس کے دیکھنے والوں کو دیکھا ہوتا ہے۔ پھر جن لوگوں نے دیکھنے والوں کے دیکھنے والوں کو دیکھا ہوتا ہے۔ ان پر بتدریج اس دلیل کا اثر کم ہوتا چلا جاتا ہے۔ اسی طرح جوں جوں زمانہ گزرتا جاتا ہے۔ یہ اثر اور بھی کم سے کم ہوتا چلا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ پھر اس دلیل کو تازہ کرنے کے لئے کسی بشر کو چنتا ہے۔ اور اس کو بقدر ضرورت اپنا مظاہرہ کراتا ہے۔

اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں اس بات کو بھی کئی طریقوں سے واضح فرمایا ہے۔

لقد ارسلنا رسلنا بالبینات ...... ولقد ارسلنا نوحاً وابراھیم وجعلنا فی ذریتھما النبوۃ ...... ثم قفینا علیٰ آثارھم برسلنا وقفینا بعیسی ابن مریم ...... (سورہ حدید)

باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر

ہماری اماں جان (نوّر اللہ مرقدہا)

رقم فرمودہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی بنت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ابھی نہ میرے دل و دماغ میں طاقت تھی نہ ہاتھوں میں سکت کہ میں کچھ لکھ سکوں۔ مگر آج ۷ مئی کے الفضل میں ایک روایت کی تصحیح کے لئے ضروری معلوم ہوا کہ میں یہ چند سطور لکھ دوں۔

(۱) برادرم خان عبدالمجید خان کی جو تحریر شائع ہوئی ہے۔ اس میں ۱۹۰۵ء یا ۱۹۰۶ء میں حضرت اماں جانؓ کا کپورتھلہ جانا غالباً کاتب کی غلطی سے لکھا گیا ہے۔ ۱۹۱۵ء یا ۱۹۱۶ء ہوگا کیونکہ حضرت ام المومنین علیہا السلام ۱۹۰۵ء یا ۱۹۰۶ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ کے علاوہ کہیں تشریف نہیں لے گئیں۔ کپورتھلہ ضرور آپ گئی ہیں۔ مگر جب میری شادی ہو چکی تھی سنہ ٹھیک مجھے یاد نہیں۔ وہاں سے واپسی پر آپ وہاں کا ذکر فرماتی رہی ہیں۔ کپورتھلہ کی جماعت کے لوگ بھی ان لوگوں میں تھے۔ جن سے آپ خاص محبت فرماتی تھیں۔

(۲) برادرم احمد اللہ خان کی والدہ صاحبہ نے جن کو اس زمانہ میں "صفیہ کی اماں" کہہ کر مخاطب کیا جاتا تھا۔ حضرت اماں جان رضؓ کی بہت مدد اور خدمت کی ہے۔ کھانا شائد کسی وقت حسب ضرورت پکایا ہو۔ مگر وہ عام طور پر مہمان نوازی کا سامان بستر چارپائیاں۔ برتن سنبھالنے رکھنے نکالنے دینے لینے کا کام کیا کرتی تھیں۔ دودھ بھی جو گھر میں آتا اس کو رکھنا اور تقسیم کرنا وہی کرتی تھیں حضرت اماں جان ان پر بہت شفقت فرماتی تھیں۔ ان کے علاوہ "اصغری کی اماں" تھیں اہلیہ اکبر خان صاحب مرحوم انہوں نے سالہا سال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اور سب گھر کا کھانا پکایا اور بہت ہی محبت سے جان دے کر خدمت کی۔ ہنڈیا میں چمچہ پھیرتی جاتیں۔ اور دعائیں کیا کرتی تھیں۔ ان کی سادہ دعا یہی ہوا کرتی تھی کہ "یا اللہ ساری دنیا کے مزے میرے حضرت صاحب کے کھانے میں آجائیں" کبھی حضرت اماں جانؓ ہنس کر فرماتیں کہ اصغری کی اماں میرے بھائی (حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ) کے کھانے کا مزا بھی ہو تو فوراً کہتیں (ماموں جان لاہور میں پڑھتے تھے) ہاں "یا اللہ میاں اسمٰعیل کے کھانے کا مزہ نہ آئے۔

غرض یہ وہ ہستیاں ہیں جنہوں نے خاموش خدمتیں کیں۔ اور بہت کیں بے حد اخلاص سے کیں

حضرت اماں جان کو خانہ داری کے بوجھ سے بڑی حد تک آزاد رکھا۔ اللہ تعالےٰ کی رحمت ان پر اور ان کی اولاد پر ہمیشہ رہے۔

(۳) صرف اس لئے نہیں کہ اماں جانؓ غیر معمولی محبت کرنے والی ماں تھیں۔ اور اس لئے نہیں کہ آج وہ اس دنیا میں نہیں ہیں تو محض ذکر خیر کے طور پر آپ کا تعریفی پہلو لکھا جائے۔ اور اس لئے بھی نہیں کہ مجھے ان سے بے حد محبت تھی (اللہ تعالےٰ بہتر جانتا ہے کہ کس طرح میں ان کی جدائی کو برداشت کر رہی ہوں) بلکہ حق اور محض حق ہے۔ کہ حضرت اماں جان رضؓ کو خدا تعالےٰ نے سچ مچ اس قابل بنایا تھا۔ کہ وہ ان کو اپنے مامور کے لئے چن لے۔ اور اس وجود کو اپنی خاص "نعمت" قرار دے کر اپنے مرسلؑ کو عطا فرمائے آپ نہایت درجہ صابرہ اور شاکرہ تھیں۔ آپ کا قلب غیر معمولی طور پر صاف اور وسیع تھا کسی کے لئے خواہ اس سے کتنی تکلیف پہنچی ہو۔ آپ کے دل پر میل نہ آتا تھا۔ کان میں پڑی ہوئی رنجیدہ بات کو اس صبر سے پی جاتی تھیں کہ حیرت ہوتی تھی۔ اور ایسا برتاؤ کرتی تھیں کہ کسی دوسرے کو کبھی کسی بات کے دہرانے کی جرأت نہ ہوتی تھی۔ شکوہ، چغلی، غیبت کسی بھی رنگ میں نہ کبھی آپ نے کیا نہ اسکو پسند کیا۔ اس صفت کو اس اعلےٰ اور کامل رنگ میں کبھی کسی میں میں نے نہیں دیکھا۔ آخر دنیا میں کبھی کوئی بات کوئی کسی کی کر ہی لیتا ہے۔ مگر زبان پر کسی کے لئے کوئی لفظ نہیں آتے سنا تو حضرت اماں جان رضؓ کے۔ جہاں کسی نے مجلس میں کسی کی بطور شکایت بات شروع کی اور آپ نے فوراً ٹوکا۔ حتیٰ کہ اپنے ملازموں کی شکایت جو خود آپ کے وجود کے ہی آرام کے سلسلہ میں تنگ آکر کبھی کی جاتی پیچھے سے سننا پسند نہ کرتی تھیں۔ اپنے ملازموں پر انتہائی شفقت فرماتی تھیں۔ آخری ایام میں جب آواز نکلنا محال تھا مائی عائشہ (والدہ مجید احمد مرحوم درویش قادیان) کی آواز کسی سے جھگڑنے کی کان میں آئی بڑی مشکل سے آنکھیں کھولکر مجھے دیکھا اور بدقت فرمایا "مائی کیوں روئی؟" میں نے کہا نہیں اماں جان روئی تو نہیں یونہی کسی سے بات کر رہی تھیں۔ مگر جو درد حضرت اماں جان رضؓ کی آواز میں اس وقت مائی کے لئے تھا۔ وہ آج تک مجھے بے چین کر دیتا ہے۔ آپ نے

کئی لڑکیوں اور لڑکوں کو پرورش کیا۔ اور سب سے بہت ہی شفقت و محبت کا برتاؤ تھا۔ خود اپنے ہاتھ سے ان کا کام کیا کرتی تھیں۔ اور کھلانے پلانے آرام کا خیال رکھنے کا تو کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔ مگر تربیت کا بھی بہت خیال رکھتیں۔ اور زبانی نصیحت اکثر فرماتیں ایک لڑکی تھی۔ مجھے یاد ہے میں ان دنوں حضرت اماں جان رضؓ کے پاس تھی۔ وہ رات کو تہجد کے وقت سے اٹھ بیٹھتی۔ اور حضرت اماں جان رضؓ سے سوالات کرنے اور لفظوں کے معنے پوچھنا شروع کرتی۔ اماں آپ اس کی ہر بات کا جواب صبر اور خندہ پیشانی سے دیا کرتیں میں نے اسکو سمجھایا کہ اس وقت نہ ستایا کرو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد آپ نے بہت زیادہ صبر و تحمل کا نمونہ دکھایا۔ مگر آپ کی جدائی کو جس طرح آپ محسوس کرتی رہیں۔ اسکو جو لوگ جانتے ہیں وہ اس صبر کو اور بھی حیرت اور قدر کی نگاہ سے دیکھتے رہے۔

آپ اکثر سفر پر بھی جاتی تھیں اور بظاہر اپنے آپ کو بہت بہلائے رکھتی تھیں۔ باغ وغیرہ یا باہر گاؤں میں پھرنے کو بھی عورتوں کو لے کر جانا یا گھر میں کچھ نہ کچھ کام کرواتے رہنا کھانا پکوانا اور اکثر غربا میں تقسیم کرنا (جو آپ کا بہت مرغوب کام تھا) لوگوں کا آنا جانا اپنی اولاد کی دلچسپیاں یہ سب تھا۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد پورا سکون آپ نے کبھی محسوس نہیں کیا۔ صاف معلوم ہوتا تھا کہ کوئی اپنا وقت کاٹ رہا ہے۔ ایک سفر ہے جس کو طے کرنا ہے۔ کچھ کام ہیں جو جلد ہی جلدی کرنے ہیں۔ غرض بظاہر ایک صبر کی چٹان ہونے کے باوجود ایک قسم کی گھبراہٹ سی بھی تھی۔ جو آپ پر طاری رہتی تھی۔ مگر ہم لوگوں کے لئے تو گویا وہ ہر غم اپنے سینہ میں چھپا کر خود سینہ سپر ہو گئی تھیں۔ دل میں طوفان اس درد جدائی کے اٹھتے۔ اور اس کو دبا لیتیں اور رب کی خوشی کے سامان کرتیں۔ مجھے ذاتی علم ہے کہ جب کوئی بچہ گھر میں پیدا ہوتا۔ تو خوشی کے ساتھ ایک رنج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جدائی کا آپ کے دل میں تازہ ہو جاتا۔ اور وہ آپ کو اس بچہ کی آمد پر یاد کرتیں۔

میں اپنے لئے ہی دیکھتی تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد ایک چشمہ ہے بے حد محبت کا جو اماں جان رضؓ کے دل میں پھوٹ پڑا ہے۔ اور بار بار فرمایا کرتی تھیں۔ کہ تمہارے ابا تمہاری ہر بات مان لیتے۔ اور میرے اعتراض کرنے پر بھی فرمایا کرتے تھے۔ کہ "لڑکیاں تو چار دن کی مہمان ہیں، یہ کیا یاد کرے گی۔ جو یہ کہتی ہے وہی کرو" غرض "یہ محبت" بھی دراصل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت تھی جو آپ کے دل میں موجزن تھی۔

اس کے بعد میری زندگی میں ایک دوسرا مرحلہ آیا یعنی میرے میاں مرحوم کی وفات۔ ان کے بعد ایک بار اور میں نے اس "چشمہ محبت" کو پورے زور سے پھوٹتے دیکھا۔ جیسے بارش برستے برستے یکدم ایک جھڑاکے سے گرنے لگتی ہے۔ اس وقت وہی بابرکت ہستی تھی۔ وہی رحمت و شفقت کا مجسمہ تھا۔ جو بظاہر اس دنیا میں خدا تعالےٰ رفیق اعلےٰ رحیم و کریم ذات کے بعد میرا رفیق ثابت ہوا۔ جس کے پیار نے میرے زخم دل پر مرہم رکھا۔ جس نے مجھے بھلا دیا تھا۔ کہ میں اب ایک بیوہ ہوں بلکہ مجھے معلوم ہوتا تھا۔ کہ میں کہیں جاکر پھر آغوش مادر میں واپس آگئی ہوں۔ اب دنیا میں کوئی ایسا نہیں جو میرا مونہہ دیکھے۔ کہ "اداس تو نہیں ہے۔ اب کوئی ایسا نہیں جو میرے احساس کو سمجھے۔ میرے دکھ کو اپنے دل پر بیتا ہوا دکھ محسوس کرے۔ خدا سب عزیزوں کو سلامت رکھے میرے بھائیوں کی عمر میں اپنے فضل سے خاص برکت دے۔ مگر یہ خصوصیت جو خدا نے ماں کے وجود میں بخشی ہے۔ اس کا بدل تو کوئی خود اس نے ہی پیدا نہیں کیا۔ اور میری ماں تو ایک بے بدل ماں تھیں رب مومنوں کی ماں ہزاروں رحمتیں لمحہ بہ لمحہ بڑھتی ہوئی رحمتیں ہمیشہ ہمیشہ آپ پر نازل ہوتی رہیں۔ وہ تو اب خاموش ہیں مگر ہم جب تک خدا ان سے ملائے گا۔ ان کی جدائی کی کھٹک برابر محسوس کرتے رہیں گے ؎

عمر بھر کا ہش جاں بن کے یہ تڑپائے گی
وہ نہ آئیں گی مگر یاد چلی آئے گی

حضرت ام المومنین رضؓ کے متعلق ایک ضروری اعلان

جن احمدی بھائیوں اور بہنوں نے حضرت اُم المومنین رضؓ رضی اللہ عنہا کے متعلق کوئی خواب دیکھا ہو وہ لکھ کر انچارج دفتر تالیف و تصنیف ربوہ کے نام ارسال کر دیں۔ (انچارج شعبہ تالیف و تصنیف ربوہ)

اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے ہم سب کے لئے زیادہ ہی زیادہ ان دعاؤں کو جو حضرت مسیح موعودؑ نے ہمارے لئے فرمائیں (اور حضرت اماں جان رضؓ نے جو سلسلہ ٹوٹنے نہ دیا) قبول فرمائے۔ اور ایسا ہو کہ گویا وہ دعائیں جاری ہیں۔ اور ہر گھڑی مقبول ہو رہی ہیں۔ آمین۔ اور ہم سب کو اس قابل بنائے کہ ہم ان فضلوں کے جاذب بنیں جو ہمارے لئے مانگے جاتے رہے ثم آمین

حضرت اماں جان رضؓ کو ہماری تعریف کی حاجت نہیں۔ خدا نے جس وجود کی تعریف کردی اسکو اور کیا چاہیئے۔ مگر ہمارا ابھی فرض ہے کہ جو عمر بھر دیکھا اسکو آئندہ آنیوالوں کے لئے ظاہر کردیں۔

آپ ایک نمایاں شان کے ساتھ صابرہ تھیں۔ اور خدا تعالےٰ کی رضاء پر خوشی سے راضی ہونے والی تکالیف کا حوصلہ سے مقابلہ کرنے والی کبھی کسی کا شکوہ شکایت زبان پر نہ لانے والی کسی سے پہنچے ہوئے رنج کو مہر بر لب ہو کر ایسی خاموشی سے برداشت کرنے اور مٹا ڈالنے والی کہ وہ مٹ ہی جاتا تھا۔

جس سے تکلیف پہنچتی اس پر اپنی مہربانی اسی طرح جاری رکھتیں، بلکہ زیادہ حتیٰ کہ وہ امر اوروں کے بھی دلوں سے محو ہو جاتا۔

بہت خشوع و خضوع سے بہت سنوار کر نمازیں ادا کرنے والی۔ بہت دعائیں کرنے والی کبھی میں نے آپ کو کسی حالت میں بھی جلدی جلدی نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔ تہجد بلکہ اشراق بھی جب تک بھی طاقت رہی۔ ہمیشہ باقاعدہ ادا فرماتی رہیں۔ دوسرے اوقات میں بھی بہت دعا کرتی تھیں۔ اکثر بلند آواز سے دعا بے اختیار اس طرح آپ کی زبان سے نکلتی گویا کسی کا دم گھٹ کر یکدم رکا ہوا سانس نکلے بہت ہی بیقراری اور تڑپ سے دعا فرماتیں تھیں۔ کبھی کبھی موزوں نیم شعر الفاظ ہیں اور کبھی مصرع یا شعر کی صورت میں بھی دعا فرماتی تھیں۔ مگر اسی درد اور تڑپ سے۔ ایک بار لاہور میں غیر آباد مسجد کو دیکھ کر ایک آہ کے ساتھ فرمایا ؎

الٰہی مسجدیں آباد ہوں گرجائیں گرجائیں
آپ کی دعاؤں میں سب

آپ کی احمدی اولاد شریک ہوتی۔ اکثر ایسوں کا نام لے کر بیقرار ہو کر دعا کرتیں۔ جن کا بظاہر کسی کو خیال تک نہ ہوتا۔ ایک بار لیٹے لیٹے اس طرح کرب سے "یا اللہ" کہا کہ میں گھبرا گئی۔ مگر اس کے بعد کا فقرہ کیا تھا؟ یہ کہ "میرے نیرؔ کو بیٹا دے" (خدا نے آپ کے نیرؔ (مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب نیرؔ) کو آپکے بعد محمود کر کے سے وہ بیٹے عطا فرمائے۔ طول عمر، اور زندگی ان کو بخشے) سب جماعت سے محبت دلی فرماتی تھیں۔ اور خصوصاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کے لوگوں سے آپ کو بہت ہی پیار تھا۔ ان کی اولادوں کو آپ دیکھکر شاد ہو جاتی تھیں۔ شاید آپ میں سے بعض کو پورا احساس نہ ہو۔ مجھے پوچھیں آپ سچ مچ ایک اعلےٰ نعمت سے ایک عزالمال سے بہتر مال سے محروم ہو گئے ہیں۔

ہر چھوٹے بڑے کی خوشی اور تکلیف میں برابر شریک ہوتی تھیں۔ جب تک طاقت رہی یعنی زمانہ قریب ہجرت تک جب باہر جاتیں۔ اکثر گھروں میں ملنے جاتیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے آپ کا یہی عمل تھا۔ مجھے کئی واقعات یاد ہیں کہ کسی کے گھر بچہ پیدا ہوا ہے۔ اور آپ برابر ان کی تکلیف کے وقت میں زچہ کے پاس رہیں اور یہی طریق بعد میں جب تک ہمت رہی جاری رہا۔

خاص چیز جو پکوائیں بہت کھلی اور ضرور سب میں تقسیم کرتیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں چونکہ لوگ کم تھے تو سب کو گھروں سے بلوا کر اکثر ساتھ ہی کھلوایا کرتی تھیں۔

خیرات کثرت سے فرماتی تھیں۔ غرباء کو کھانا کھلانا آپ کو بہت پسند تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پسند کی چیز تو ضرور کھلایا کرتی تھیں اور گھر میں روزمرہ جب کوئی چیز سامنے آتی تو اول اول دنوں میں تو بہت فرمایا کرتی تھیں کہ یہ چیز آپ کو پسند تھی لو تم کھاؤ۔

ہاتھ سے کام کرنے میں ہرگز کبھی آپ کو عار نہ تھا۔ قادیان سے آتے وقت تک برابر خود کوئی نہ کوئی کام کرتی تھیں۔ باورچی خانہ جاکر خود کچھ پکا لینا۔ چیز خود ہی جاکر بکسوں میں سے نکالنا کسی کو بہت کم کہتی تھیں۔ خود ہی کام کرنے لگتی تھیں۔ جب تک کمزوری حد سے نہ بڑھی سہارا لینا ہرگز پسند نہیں فرماتی تھیں کوئی سہارا دینا چاہتا تو نہیں دیتیں کہ میں خود چلوں گی سہارا نہ دو۔

ایک خاص بات آپ کی اپنے بچپن سے مجھے یاد ہے کہ جن ایام میں آپ نے نماز نہیں پڑھنی ہوتی تھی۔ اس وقت کو کبھی باتوں وغیرہ میں ضائع نہیں فرماتی تھیں۔ برابر مقررہ اوقات نماز میں تنہا ٹہل کر یا بیٹھکر دعا اور ذکر الٰہی کرتی تھیں اور بچہ ہمیشہ میں نے اس امر کا التزام دیکھا

جن لڑکیوں کو پالا ان کی جوئیں نکالنا کنگھی کرنا یہ کام اکثر خود ہی کرتی تھیں اور باوجود نہایت صفائی پسند ہونے کے گھن نہیں کھاتی تھیں۔

صاف لباس پاکیزہ بستر اور خوشبو آپ کو بیحد پسند تھی مگر ان چیزوں کا شغف کبھی اس درجہ کو نہیں پہنچا کہ آپ کے اوقات نماز یا دعا یا ذکر میں حارج ہوا ہو۔

مجھے یاد ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی عطر اور چنبیلی کا تیل آپ کے لئے خاص طور پر منگایا کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد آپ نے اپنا عطر کا صندوقچہ مجھے پاس بلا کر تیسرے روز دیدیا تھا۔ (جو میں نے بھاوجوں میں تقسیم کر دیا تھا۔) زمانہ عدت میں آپ نے خوشبو نہیں استعمال کی نہ زیور ہی کوئی پہنا۔ سفید لباس پہنتی تھیں۔ مگر صاف میلا نہیں۔ مجھے یاد ہے جس دن ایام عدت ختم ہوئے آپ نے غسل کیا صاف لباس پہنا عطر لگایا۔ اور اس دن جو کیفیت صدمہ کی اور پھر ضبط آپ کے چہرہ سے مترشح تھا۔ وہ تحریر میں نہیں آسکتا۔ آپ کا رونا نمازوں کا رونا۔ دعاؤں کا رونا ہوتا تھا ویسے نہیں۔ روزانہ بہشتی مقبرہ جاتیں۔ اور نہایت رقت سے دعائیں کرتیں۔ وہ آپ کی حالت دیکھی نہیں جایا کرتی تھی۔

جس مقام میں آخری آرام کرنے کے لئے آپ کی روح چالیس سال تڑپ سے انتظار کرتی رہی۔ اور دل جس زمین کو دیکھ دیکھ کر بیقرار ہوتا رہا۔ اس میں آپ کے جسدِ مبارک کا فی الحال رکھا جانا تقدیر الٰہی کے مطابق نہ تھا۔ دل بیچین ہو جاتا ہے جب یاد کرتی ہوں کہ قادیان سے آنے کا صدمہ بھی صبر اور تحمل سے برداشت کر جانیوالی میری اماں جان کس بے قراری سے ہلا ہلا کر بار بار کہا کرتی تھیں کہ "مجھے قادیان ضرور پہنچانا یہاں نہ رکھ لینا" (یعنی بعد وفات) اگر کوئی گھبراہٹ ظاہراً دیکھی تو بس ایک اسی بات کے لئے۔

سخت کرب پیدا ہوتا ہے۔ اس خیال سے کہ یہ آرزو حضرت اماں جان کی پوری نہ ہوئی اور ان کا ہجرت میں داغ جدائی دینا بیشک پیشگوئی کے مطابق ہوا مگر کہیں ہم لوگوں کی شامت اعمال تو اس وقت کو نزدیک نہیں کھینچ لائی۔ یہی منشاء الٰہی تھا اور ضرور تھا جو ہونا تھا وہ ہوا۔ مگر اب تو خدا کرے وہ دن بھی جلد لائے کہ حضرت اماں جان رضؓ کی تمنا کو پورا کرنے والے آپ لوگ بنیں اور ہم سب اس طرح حضرت اماں جان کو ان کے اصل مقام میں لے جائیں۔ جس طرح جانا ان کے شایان شان ہے آمین

بہت سال ہوئے حضرت سیدنا بھائی صاحب نے ایک دن مجھے کہا تھا کہ "میں بھی یہ دعا کیا کرتا ہوں تم بھی کیا کرو کہ اماں جان کو خدا تعالیٰ مدت دراز تک سلامت رکھے۔ مگر اب اماں جان ہم میں سے کسی کا صدمہ نہ دیکھیں" میں نے اسی دن سے اس دعا کو ہمیشہ یاد رکھا اور اپنی خاص اس دعا کے ساتھ کہ ایسا وقت اس حالت میں نہ آئے کہ میں اماں جان سے دور ہوں۔ میں سالہا سال مالیر کوٹلہ رہی گو بار بار اور جلد جلد آتی تھی۔ کیونکہ حضرت اماں جان اور اس گھر کو بھائیوں کو دیکھے بغیر مجھے چین ہی نہ آتا تھا۔ مگر جب بھی وہاں ہوتی۔ حضرت اماں جان کے متعلق توہمات مجھے چین سے نہ رہنے دیتے میں نے میاں مرحوم سے صاف کہہ رکھا تھا۔ کہ میں یہاں آپ کا ساتھ دے کر رہتی تو ہوں۔ لیکن اگر کبھی اماں جان کی علالت کی خبر مجھے ملی تو ہرگز نہ مجھے کسی اجازت کی حاجت ہوگی نہ کوئی ساتھ ڈھونڈنے کی میں ایک منٹ بھی پھر نہیں ٹھہروں گی۔ خواہ اکیلے چل پڑنے کی صورت ہو۔ ہمیشہ ہر حال میں میں نے ایک رقم الگ محفوظ رکھی۔ اسی نیت سے کہ اماں جان کو خدا نہ کرے کبھی تکلیف ہو تو کسی روپیہ کے انتظام کے لئے میرا گھنٹہ بھر بھی ضائع نہ ہو۔

الحمد للہ کہ وہ دعا بھی خدا تعالےٰ نے قبول فرمائی۔ خدمت کے قابل گو میں نہ رہی تھی مگر پاس رہی۔ منہ دیکھتی رہی۔ اور وہ پاکیزہ نعمت الٰہی جو مجھے دنیا میں لانے کا ذریعہ ایک دن بنی تھی میری آنکھوں کے سامنے میرے ہاتھوں میں اس دنیا سے رخصت ہو کر محبوب حقیقی سے جا ملی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آخر میں اپنے سب بھائی بہنوں سے میری التجا ہے کہ خدا تعالےٰ نے آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح کی صورت میں جو نعمت عطا فرمائی ہے اس کی قدر کریں۔ اور اس "احسان عظیم" کی ناشکری نہ کریں۔ ایسی بیش قیمت جانیں زمانہ کی سینکڑوں کروٹوں کے بعد پیدا ہوا کرتی ہیں خدا تعالےٰ کو کسی کی کیا پرواہ ہے۔ وہ اپنی ذات میں نور ہے اس کو آپ کے ذریعہ روشن کئے جانے کی حاجت نہیں۔ یہ تو اس کا احسان ہے بندوں پر کہ ان سے خود کام لے کر جزا بھی دیتا ہے۔ ایک زمانہ میں ایک مقام سے نہ سہی دوسرے زمانہ دوسرے مقام سے سہی اس نور نے تو پھوٹ پھوٹ کر نکلنا ہے اور ضرور نکلنا ہے آپ کو خدا رحیم و کریم نے مسیح موعودؑ کا وجود مبارک بخشا وہ زمانہ نصیب ہوا جس کو لاکھوں ہی ترستے دُنیا سے گذر چکے تھے۔ پھر حضرت ام المومنین کے وجود میں گویا آپ کی جسمانی برکات اور ایک طرح آپ کی ہی زندگی کا سلسلہ اب تک آپکے درمیان قائم رہا

(باقی صفحہ ۵ پر)

علامہ محمد بشیر الجزائری نمائندہ احتفال العلماء کی ربوہ میں تشریف آوری

ربوہ ۵ رمئی۔ آج علامہ محمد بشیر الابراہیمی الجزائری اپنے ترجمان محمد عادل صاحب قدوسی کی معیت میں ۹ بجے کے قریب ربوہ تشریف لائے۔ آپ کے استقبال کے لئے ناظر صاحبان اور وکلاء صاحبان کے علاوہ کافی تعداد میں دیگر احباب بھی موجود تھے۔

۱/۲ ۱۰ بجے لجنہ اماء اللہ کے ہال میں آپ کے خیالات کو سننے کے لئے ایک جلسہ کیا گیا۔ جس میں عربی زبان سے واقف اصحاب خصوصیت سے شامل ہوئے۔ مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب جلسہ کے صدر تھے۔

سب سے پہلے شامی نوجوان مکرم محمد سلیم الجابی الدمشقی نے نہایت خوش الحانی کے ساتھ قرآن مجید کے ایک رکوع کی تلاوت کی۔ ان کے بعد محمد عادل قدوسی صاحب نے جو بطور ترجمان علامہ صاحب کے ساتھ تھے۔ کھڑے ہوئے آپ نے علامہ صاحب کا تعارف کراتے ہوئے فرمایا۔ کہ کراچی میں باہر سے آنے والے بہت سے علماء سے مجھے ملنے کا اتفاق ہوا ہے۔ لیکن حضرت علامہ کی شخصیت ان سے بہت بلند ہے۔ آپ علوم عربیہ کے ماہر ہونے کے ساتھ ساتھ تاریخ۔ جغرافیہ۔ سیاست وغیرہ بہت سے علوم کے ماہر ہیں۔ آپ کی نگرانی میں الجزائر میں قریباً ۱۳۰ اسکول جاری ہیں۔ جن میں کئی ہزار طلباء تعلیم پا رہے ہیں۔

قدوسی صاحب کی اس مختصر تعارفی تقریر کے بعد اہل ربوہ کی طرف سے مکرم مولانا ابو العطاء صاحب نے خوش آمدید کہا۔ آپ نے عربی زبان میں مختصر مگر جامع تقریر کرتے ہوئے سب سے پہلے علامہ صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ کہ وہ اس گرمی کے موسم میں سفر کی صعوبتیں برداشت کر کے ربوہ تشریف لائے۔ جہاں نئی بستی ہونے کی وجہ سے نہ اشجار ہیں۔ نہ پانی کی کثرت اور نہ ہی یہ کوئی بڑا شہر ہے۔ گو انشاء اللہ بہت جلد ربوہ ایک بڑا شہر بن جائے گا۔ لیکن فی الحال اسکی حیثیت ایک چھوٹی سی بستی کی ہے۔ جس میں شہروں جیسے آرام و سامان میسر نہیں آسکتے۔

اس کے بعد آپ نے بتایا۔ کہ جماعت احمدیہ کے تمام ممبر چھوٹے اور بڑے۔ مرد اور عورتیں سب کے دماغ میں صرف ایک ہی بات سمائی ہوئی ہے۔ اور وہ یہ کہ اسلام کو تمام دنیا میں پھیلانا اور تمام مسلمانوں کو وحدت کے رشتہ میں پرونا ہے۔ مکرم مولانا ابو العطاء صاحب کی تقریر کے بعد

علامہ محمد بشیر ابراہیمی الجزائری صاحب تقریر کے لئے کھڑے ہوئے۔ آپ نے پہلے اہل ربوہ کا شکریہ ادا کیا۔ کہ انہوں نے انہیں ربوہ بلا کر اپنے خیالات پیش کرنے کا موقعہ دیا۔ اس کے بعد الجزائر میں فرانسیسیوں کی حکومت کے چنگل سے اپنے آپ کو چھڑانے کے لئے اپنی مساعی جمیلہ کا ذکر کیا۔ اور بتایا کہ کس طرح مسلسل کوشش کے بعد الجزائر کے لوگوں نے غلامی سے مخلصی حاصل کی ہے۔

پھر آپ نے چند قیمتی نصائح بیان فرمائیں۔ اول یہ کہ مسلمان قوم پر جو آج کل نکبت اور ادبار کی گھٹائیں چھائی ہوئی ہیں۔ تو اس کی وجہ یہ نہیں ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کو اس قوم کے ساتھ کوئی دشمنی ہے۔ بلکہ اسکی وجہ مسلمانوں کا اسلامی تعلیم کو بھلا دینا ہے۔ ہر مسلمان جب کوئی بدی کرتا ہے۔ تو شیطان کو مطعون کرنے لگ جاتا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ بدی کا ذمہ دار خود بدی کا کرنے والا ہے۔ شیطان میں ہرگز یہ طاقت نہیں۔ کہ اگر کوئی بدی سے بچنا چاہے۔ تو وہ مجبور کر کے بدی کروائے۔ پس مطعون تو مسلمان کو اپنے آپ کو کرنا چاہیئے۔

اس سلسلہ میں آپ نے فرمایا۔ کہ حقیقت یہ ہے۔ کہ مسلمان مسلمان نہیں رہے۔ آپ لوگوں کا فرض ہے۔ کہ جہاں آپ یورپ میں جا کر اسلامی تعلیمات کو پھیلاتے ہیں وہاں اس سے پہلے مسلمانوں کی اصلاح کو مقدم کریں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ مسلمان علماء کی حالت خصوصاً اعمال کے لحاظ سے نہایت ناگفتہ بہ ہے۔ وہی ساری خرابی کے ذمہ دار ہیں۔ وہ اسلام کی روح کو بھلا بیٹھے ہیں۔ آپ کو ان کی اصلاح کی فکر کرنی چاہیئے۔

ایک بات آپ نے یہ بھی بیان فرمائی۔ کہ میرا عقیدہ ہے۔ کہ قرآن کریم کا ترجمہ نہیں ہو سکتا۔ قرآن کریم کی تعلیم نہایت ہی حکیمانہ اور پر لطف ہے۔ اس کا ترجمہ ہو ہی نہیں سکتا۔ اور مثال کے طور پر آپ نے ھن لباس لکم اور حٰفظٰت للغیب کی آیات پیش کیں۔ اور فرمایا کہ دیکھو ان آیات کی تفسیر ہو سکتی ہے۔ ترجمہ نہیں ہو سکتا۔ عربی محاورات اور اشارہ و کنایات میں ایک وسیع مفہوم پنہاں ہوتا ہے۔ دوسری زبان میں یہ محاورات اور اشارات و کنایات ان الفاظ کے مترادفات میں نہیں۔ اور اگر لفظی ترجمہ کیا جائے۔ تو اصل مفہوم مفقود ہو جائے گا۔

آخر میں آپ نے اہل ربوہ کو مل کر خوشی کا اظہار کیا۔ فرمایا یہاں میں اجنبیت محسوس نہیں کرتا۔ کیونکہ کثرت سے ایسے لوگ موجود ہیں۔ جو عربی زبان مادری زبان کی طرح بول سکتے ہیں۔ لیکن جب میں کراچی میں وارد ہوا تھا۔ تو سخت اجنبیت محسوس کرتا تھا۔ اگر عرب ممالک کے سفرا وہاں نہ ہوتے۔ تو شاید میرا وہاں ٹھیرنا مشکل ہو جاتا۔ پھر آپ نے ترجمان کا شکریہ ادا کیا۔ کہ ان کی وجہ سے میں اپنے خیالات دوسروں تک پہنچا رہا ہوں۔

عربی زبان کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ دراصل یہی ایک زبان ہے۔ جس کے ذریعہ سے ہم عالم اسلام کو متحد کر سکتے ہیں۔ مسلمانوں کو خاص طور پر عربی زبان سیکھنی چاہیئے۔

بالآخر آپ نے فرمایا۔ کہ میں امید کرتا ہوں۔ کہ آپ نوجوان اسلام کے علم کو دنیا میں بلند کر کے ایک بہت بڑی خدمت سرانجام دیں گے۔

آپ کی تقریر کے بعد حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے مختصر الفاظ میں آپ کی تقریر کا خلاصہ بیان فرمایا۔ اور فرمایا۔ کہ جو باتیں علامہ صاحب نے فرمائی ہیں۔ مجھے ان سے اتفاق ہے۔ میرا بھی یہی یقین ہے۔ کہ قرآن کریم کا ترجمہ نہیں ہو سکتا۔ ہاں تفسیر ہو سکتی ہے۔ اور میں علامہ صاحب کو یہ خوشخبری سناتا ہوں۔ کہ ہم نے قرآن کریم کی ایسی تفسیر تیار کی ہے۔ جو دنیا کے لئے ایک نہایت ہی نادر تحفہ ہے۔

اور یہ بھی صحیح ہے۔ کہ مسلمان مسلمان نہیں رہے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ ہماری جماعت کے مبلغین اسلام کی اصل روح کو اسلامی اور غیر اسلامی ممالک میں پہنچا رہے ہیں۔

آپ کی تقریر کے بعد سلیم الجابی صاحب جو شام کے ایک نہایت ہی پر جوش نوجوان ہیں تقریر کے لئے کھڑے ہوئے۔ آپ نے بتایا۔ کہ کس طرح احمدیت عربی ممالک میں داخل ہوئی۔ فرمایا جب یورپین ممالک کے اثر کی وجہ سے شام میں دہریت اور بے دینی کے خطرناک جراثیم داخل ہو گئے۔ تو ہم نوجوان حیران ہوئے کہ اس کا کیا علاج کیا جائے۔ ہم نے چاروں طرف دیکھا۔ عربی مدارس پر نگاہ دوڑائی۔ لیکن ہمیں وہاں کوئی ایسی چیز نظر نہیں آئی۔ جس سے ہمارے دل کو تسلی ہوتی۔ اور جس میں ہم اپنی بیماری کا علاج پاتے۔ ہم اس سوچ میں تھے۔ کہ احمدی مبلغین پہنچ گئے۔ انہوں نے ایسے رنگ میں اسلام کا نقشہ کھینچا۔ اور اس طرح اسلامی روح کو پیش کیا۔ کہ ہم [illegible] ہم نے احمدیت کو قبول کیا۔ اور اس کی اشاعت کی طرف توجہ کی۔ خدا کا فضل اور اس کا احسان ہے۔ کہ اس وقت تمام عربی ممالک شام۔ مصر۔ عراق وغیرہ میں قرآن مجید کی آیت کزرع اخرج شطأہ کے مطابق احمدیت کا بیج بویا جا چکا ہے۔ اور وہ وقت قریب ہے۔ جبکہ تحریک احمدیت تمام عربی ممالک کو ایک ہی رشتہ میں منسلک کر دیگی۔ اور یہی وہ واحد ذریعہ ہے جس سے حقیقی رنگ میں مسلمان متحد ہو سکتے ہیں۔ آپ نے بتایا کہ عالم اسلامی نہ صرف فرقوں میں منقسم ہو چکا ہوا ہے۔ بلکہ قومیت اور جنسیت کی وبا سے متاثر ہو کر قومیات اور جنسیات میں بھی بٹ چکا ہے۔ لیکن احمدیت نے حقیقی اسلام کا پیغام بلند کر کے تمام فرقوں اور جنسیات و قومیات کو ایک وحدت میں پرو دیا ہے۔

آپ کی تقریر کے بعد پھر علامہ صاحب کھڑے ہوئے۔ آپ نے فرمایا۔ ایک دوست نے مجھ سے دریافت فرمایا ہے۔ کہ آپ کے خیال میں مختلف ممالک کی تفریق کو کس طرح مٹایا جا سکتا ہے۔ میرا جواب یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کو الگ الگ ناموں کو چھوڑ کر وحدت اختیار کرنی چاہیئے۔ یہی خیال ہے۔ جو ملک عبد الحمید دوم نے پیش کیا۔ اور مولانا جمال الدین افغانی وغیرہ نے اس کی پیروی کی۔ لیکن یہ اتحاد اس صورت میں پیدا ہو سکتا ہے۔ جبکہ اس کا ذریعہ دین کو قرار دیا جائے۔

ہماری اماں جان نور اللہ مرقدھا بقیہ صفحہ ۲

اب خلیفہ ثانی علیہ السلام کے وجود میں روحانی وجود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آپ کے درمیان گویا زندہ ہے۔ اور وہی فیض بلا انقطاع ابھی تسلسل سے جاری ہے۔ مگر افسوس کہ آپ کو پوری قدر نہیں۔ کہ یہ کیا چیز آپ کے درمیان میں موجود ہے۔ خدا کے لئے آپ میں سے ہر ایک عمل سے اور دعا سے مجسم ممنونیت اور سراپا شکر گذاری بننے کی کوشش کرے۔ تاکہ یہ مبارک انعام الٰہی بہت لمبے عرصے تک سلسلہ کے لئے روز بروز بڑھتی ہوئی برکتوں کے ساتھ آپ میں قائم اور سلامت رہے۔ اور خدا تعالیٰ کے وعدے اس خاندان پر آپ سب کے ذریعہ ہم سب کے ذریعہ پورے ہوں۔ کوئی ایسا انعام دینی دنیوی نہ ہو۔ جس سے ہم محروم رہیں۔ اور کوئی انعام نہ ہو۔ جو ہم کو مل کر پھر شامت اعمال سے چھن جائے۔ آمین۔

فقط مبارکہ

درخواست دعا:۔ میرے والد منشی محمد یعقوب صاحب کاتب دفتر الفضل درد گردہ کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب درد دل سے دعائے صحت فرمائیں۔ خاکسار محمد سلیم۔

آئینہ کمالاتِ اسلام کی مقبولیت

اس کیلئے اور چشمہ معرفت کیلئے خاص رعایت

آئینہ کمالاتِ اسلام کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رویا میں دیکھا۔ کہ ایک فرشتہ لوگوں کو آئینہ کمالات اسلام کی طرف بلاتا اور کہتا ہے

هذا کتاب مبارک فقوموا للاجلال والاکرام

یہ مبارک کتاب زیر طبع ہے۔ سات سو صفحات پر مشتمل ہے

دوسری کتاب

چشمہ معرفت عنقریب شائع ہونے والی ہے۔ اس جلیل الشان کتاب میں جو چار سو صفحات پر مشتمل ہے آریوں کے ان بڑے بڑے اعتراضات کے جو وہ قرآن مجید اور اسلامی تعلیم پر کرتے ہیں جوابات دیئے گئے ہیں۔ اور باوا نانک رح کا سکھوں کی کتابوں کے حوالجات سے مسلمان ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ اور اسلام کی دوسرے مذاہب پر قوی دلائل سے فوقیت و برتری ثابت کی گئی ہے۔ بعد طبع آئینہ کمالات اسلام کی قیمت چھ روپے اور چشمہ معرفت کی چار روپے ہوگی لیکن ان دوستوں کو یہ کتابیں پانچ روپے اور تین روپے میں دی جائیں گی۔ جو ان کی قیمت علی الترتیب ۲۰ مئی اور ۳۰ مئی تک دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ یا بک ڈپو میں داخل کرادیں گے۔

انچارج تالیف و تصنیف ربوہ

صدران و سیکرٹریان تبلیغ کی توجہ کیلئے

ہر ماہ تمام جماعتوں کے صدران و سیکرٹریان تبلیغ کی خدمت میں بذریعہ اعلان گذارش کی جاتی ہے کہ اپنی جماعت کی تبلیغی جد و جہد کی ماہوار رپورٹ باقاعدہ اور وقت معیّن کے اندر اندر ارسال کیا کریں۔ مگر ابھی تک کئی جماعتوں کے ذمہ دار کارکنان نے اس طرف توجہ نہیں دی۔ جو نہایت افسوسناک بات ہے بہت تھوڑی جماعتیں ہیں۔ جو وقت مقررہ کے اندر رپورٹیں بھیجتی ہیں۔ باقی جماعتیں شاید اپنے آپ کو اس وقت کی پابندی کی ذمہ داری سے آزاد سمجھتی ہیں۔ اور اس طرح آخر ماہ تک نظارت ہذا میں رپورٹوں کی آمد کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ کئی بار عرض کیا جاچکا ہے۔ کہ یہ طریق ہمارے لئے دقت پیدا کرنے والا ہے۔ کیونکہ ہمیں وقت مقررہ پر ماہوار رپورٹ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کرنی ہوتی ہے۔ پس صدران و سیکرٹریان تبلیغ مہربانی فرما کر اس بات کو اچھی طرح ذہن نشین کرلیں کہ ماہوار تبلیغی رپورٹ کا ہر ماہ کے پہلے عشرہ میں نظارت ہذا میں پہنچنا ضروری ہے۔

گذشتہ ماہ (مارچ) میں مندرجہ ذیل جماعتوں کی طرف سے رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ جن کا میں ممنون ہوں:-

۱۔ سیالکوٹ (۲) بددملہی (۳) رلیوکے (۴) چوہدری جیاتہ (۵) درگانوالی (۶) قلعہ صوبا سنگھ

۷۔ کیمل پور (۸) کوٹ فتح خان (۹) محمودہ (۱۰) مانسر کیمپ

۱۱۔ گھوگھیاٹ سرگودھا (۱۲) سلانوالی " (۱۳) بھیرہ " (۱۴) ددوہ " (۱۵) چک ۹۵ "

۱۶۔ گوجرانوالہ شہر (۱۷) وزیر آباد "

۱۸۔ گجرات شہر

۱۹۔ جڑانوالہ لائلپور (۲۰) چک ۹۸ گ ب "

(۲۱) ٹوبہ ٹیک سنگھ لائلپور

۲۲۔ چک ۳۲۷ H-R ملتان (۲۳) علی پور " (۲۴) دنیاپور "

۲۵۔ جھنگ شہر (۲۶) کگی نو جھنگ

۲۷۔ منٹگمری شہر (۲۸) اوکاڑہ "

۲۹ پشاور شہر

۳۰۔ دھرمپورہ لاہور

۳۱۔ کوٹلی آزاد کشمیر

۳۲۔ محمودآباد جہلم ۳۳۔ باڈمین سندھ

۳۴ ــــــ باندھی "

۳۵۔ بہوڑو چک شیخوپورہ

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

یہ موصی صاحبان کہاں ہیں

مندرجہ ذیل موصی اصحاب جہاں کہیں ہوں اپنے اپنے پتوں سے دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ یا اگر کسی دوسرے دوستوں کو ان میں سے کسی کے پتہ کا علم ہو۔ تو مہربانی فرما کر مطلع فرمائیں۔

(۱) شیخ نور الدین صاحب ولد شیخ پیر اللہ صاحب ٹیکس سپرنٹنڈنٹ میونسپل کمیٹی پٹھانکوٹ ساکن محلہ سرائے شمولہ پٹھانکوٹ شہر ضلع گورداسپور وصیت ۶۸۰۲ (۲) چوہدری محمد الدین صاحب ولد چوہدری احمد الدین صاحب مرحوم قوم گوجر پیشہ ملازمت ساکن کریم پور ڈاکخانہ نواں شہر ضلع جالندھر وصیت ۶۸۰۶ (۳) محمد بی بی صاحبہ بنت چوہدری غلام محمد صاحب قوم جٹ ساکن سٹھیالی ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور وصیت ۶۸۳۴ (۴) سید محمود احمد صاحب ولد سید حکیم مظہر علی صاحب ہوشیارپوری سابق سکونتی دہلی۔ قوم سید۔ ساکن پہاڑ گنج دہلی خاص وصیت ۷۰۲۶ (۵) اللہ داد صاحب ولد چوہدری نظام الدین صاحب قوم راجپوت منہاس پیشہ ملازمت ساکن بیہ مالی ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور سابق ملازم محکمہ نہر دماریوال ریلوے برج گیٹ کیپر ضلع گورداسپور وصیت ۷۱۳۲ (۶) بشیر احمد صاحب ولد چوہدری اللہ داد خان صاحب قوم راجپوت بھٹی۔ پیشہ ملازمت ساکن بیٹے مالی۔ ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور سابق ملازم ہوزری قادیان وصیت ۷۱۳۵ (۷) عنایت بیگم صاحبہ بیوہ بابو محمد اسحٰق صاحب مرحوم احمدی۔ قوم کشمیری۔ کار و بار خانہ داری۔ ساکن لودھی ننگل ڈاکخانہ فتح گڑھ چوڑیاں تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور وصیت ۷۱۶۶ (۸) ماسٹر محمد عنایت اللہ صاحب ولد میاں کاکا صاحب قوم راجپوت۔ پیشہ ملازمت ساکن بکیوال ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور وصیت ۷۱۷۹ (۹) اللہ داد خان مدرس ولد مولوی مولا بخش صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت۔ ساکن مدرسہ ڈڈیالہ نجار دیں ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور وصیت ۷۲۷۰ (۱۰) محمد ابتہاج علی صاحب ولد محمد معراج علی صاحب قوم شیخ زبیری پیشہ ملازمت ساکن شاہجہانپور سابق سکونتی قادیان دار العلوم وصیت ۷۳۲۹ (۱۱) محمد سمیع صاحب ولد امیر صاحب [illegible] ضلع گو[illegible] [illegible] ۷۸۴

وی پی طلب کرنا

اپنے آپ کو اور سلسلہ کو نقصان پہنچانا ہے سیدھا اور محفوظ طریق یہ ہے۔ کہ قیمت بذریعہ منی آرڈر بھجوائی جائے۔ اس سے وقت کی بچت ہوتی ہے کیونکہ وی۔پی طلب کرنے کے لئے پہلے آپ ایک کارڈ یا لفافہ دفتر کو لکھتے ہیں۔ جو دو یا تین دن میں دفتر کو ملتا ہے پھر دفتر ہذا کی طرف سے وی۔پی بھجوایا جاتا ہے۔ جو آٹھ دس دن میں طلب کنندہ کے پاس پہنچتا ہے۔ طلب کنندہ کے وی۔پی چھوڑا لینے کے بعد بعض دفعہ تو صرف آٹھ دس دن میں رقم دفتر ہذا میں پہنچتی ہے مگر خریدار اسی دن سے پرچہ کا منتظر رہتا ہے کہ جس دن اُس نے وی۔پی چھوڑا یا تھا۔

بسا اوقات وی۔پی چھوڑائے جانے کے بعد ڈاکخانہ کی دفتری کاروائی یا غفلت میں پھنس جاتا ہے۔ اس لئے دفتر اس لحاظ سے معذور ہوتا ہے کہ اس کے پاس رقم نہیں آئی۔ اور خریدار اس لحاظ سے پریشان ہونے میں ایک حد تک حق بجانب ہوتا ہے۔ کہ وہ ڈاکخانہ کو رقم دے چکا ہے

پس وی۔پی منگوانے میں ایک تو اٹھارہ بیس دن کا انتظار رہا بعض صورتوں میں جب کہ وی۔پی ڈاک خانہ میں پھنس جائے مہینوں کا انتظار دُگنا خرچ اور گمشدگی کی پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے مگر منی آرڈر میں ایک خریدار چار یا پانچ دن میں بہت کم خرچ پر پرچہ جاری کرا سکتا ہے۔ آپ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجواتے ہوئے کوپن پر جو چاہیں لکھ دیجئے۔ رقم ملتے ہی پرچہ جاری کر دیا جائے گا۔ آپ کو انتظار نہ کرنا پڑے گا۔ نئے خریدار خصوصاً وی۔پی منگوانے سے اجتناب فرمائیں۔ اور اپنے آپکو اور دفتر ہذا کو نقصان رقم اور وقت سے محفوظ رکھیں۔

(منیجر)

سمندر پار کے خریدار نوٹ فرمائیں

موجودہ شرح ڈاکخانہ کی رُو سے سمندر پار کے پیکٹوں پر چار آنہ فی پیکٹ خرچ آتا ہے۔ اس لحاظ سے قیمت اخبار تیس ۳۰ روپے سالانہ کم ہے۔ یکم مئی ۱۹۵۲ء سے قیمت معہ محصولڈاک تینتیس ۳۳ روپیہ سالانہ ہوگی۔ احباب نوٹ فرمالیں

قیمت اخبار میعاد کے اندر اندر آنی اشد ضروری ہے بعض دفعہ کئی کئی بار یاد دہانی کرانی پڑتی ہے اور یہ خرچ بھی خریدار کے ذمہ ہوتا ہے

(منیجر)

اعلان نکاح

ربوہ مورخہ ۲ مئی ۵۲ کو بعد نماز عصر میرے لڑکے عزیز بشارت احمد کا نکاح عزیزہ امۃ الرحیم صاحبہ بنت خواجہ عبد الرحمن صاحب مرحوم اسٹنٹ ریٹائرڈ فارسٹ رینج آفیسر کشمیر کے ساتھ دو ہزار روپے حق مہر پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک میں پڑھا۔ بزرگان سلسلہ بالخصوص صحابہ کرام درویشان قادیان نیز احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ فریقین کے لئے بابرکت اور موجب ازدیاد الفت و راحت بنائے نیز ملحاظ دین اور دنیا نیک خلف نسلوں کا متحمل کرے۔ آمین

(خاکسار چوہدری محمد بوٹا ہوان تاجر ربوہ)

قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجا کریں۔ وی پی کا انتظار نہ کریں۔ اس میں آپکو فائدہ ہے

یہ مصلح موعود کا مبارک زمانہ ہے

ہر احمدی کو مبلغ ہونا چاہیئے۔ وہ جہاں کہیں ہو۔ وہاں کے تعلیم یافتہ لوگوں کے اور لائبریریوں کا پتہ روانہ کرے ہم ان کو مناسب لٹریچر روانہ کرینگے

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن۔!

موگہ ضلع فیروز پور میں صدر اسلام پر لیکچر

۳ مئی ۵۲ کو موگہ کی آریہ سماج نے اپنے جلسہ سالانہ میں مذاہب کانفرنس کا انعقاد کیا۔ دعوت نامہ آنے پر خاکسار دو دوستوں کے ہمراہ وہاں گیا۔ سکھ ازم۔ آریہ سماج۔ دیو سماج سناتن دھرم۔ عیسائیت وغیرہ کے نمائندگان نے بھی شرکت کی۔ موضوع "میرا مذہب مجھے کیوں پیارا ہے" تھا۔ خاکسار نے بھی اس پر اپنا مضمون بیس منٹ میں پڑھا۔ بفضلہ تعالیٰ کامیاب رہا۔ چار صد کی حاضری تھی۔ جلسہ میں اور پھر شہر میں لٹریچر تقسیم کیا۔ ہم نے شہر کا چکر بھی لگایا تا کہ غیر مسلم ہمیں دیکھ کر مانوس ہو سکیں۔ کیونکہ ۱۹۴۷ء کے بعد یہ پہلا موقعہ تھا کہ وہاں مسلمان گئے تھے۔

(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

مشرقی اور مغربی جرمنی میں خانہ جنگی کے خطرات

لندن ۱۰ مئی ۔ معلوم ہوا ہے ۔ کہ مشرقی اور مغربی جرمنی میں حالات جس تیز رفتاری سے صورت بدل رہے ہیں ۔ اس کے پیش نظر مشرقی جرمنی کی فوجی پولیس میں اضافہ کر دیا گیا ہے ۔ اور سرحدی دستوں کو مزید طاقتور بنایا جا رہا ہے ۔ سوائے درمیانی گذرگاہ کے باقی تمام سرحد پر مسلح دستے متعین ہیں ۔

مشرقی جرمنی نے مغربی جرمنی کی پولیس پر الزام لگایا ہے ۔ کہ وہ اپنے علاقہ میں دفاعی اغراض کے لئے خندقیں وغیرہ کھود رہے ہیں ۔ سرحدی پولیس میں ۰۰۰،۲۰ ہزار تک اضافہ کر دیا گیا ہے ۔

مشرقی جرمنی کے وزیر اعلیٰ اوٹو گروٹیوہل نے انتباہ کیا ہے ۔ کہ اگر مغربی طاقتوں کے ساتھ مجوزہ پیکٹ پر دستخط کر دیئے گئے ۔ تو بڑے پیمانے پر خانہ جنگی شروع ہو جائے گی ——— یورپی دفاعی معاہدے پر عنقریب پیرس میں فرانس ۔ بلجیم ۔ اٹلی ۔ ہالینڈ اور مغربی جرمنی کی طرف سے دستخط ہونے والے ہیں ۔

بقیہ صفحہ

"بالبینات" کے الفاظ اس بات کو واضح کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے رسول اس کی ہستی کا زندہ ثبوت ہوتے ہیں ۔ کیونکہ اگر ایسا نہ ہو ۔ تو ان کی بات کا یقین نہیں ہو سکتا ۔ کہ جو کچھ وہ کہہ رہے ہیں ۔ وہ واقعی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے

چونکہ رسول بھی بشر ہوتے ہیں ۔ اور ان کا وجود نشانات کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی ہستی کا عینی یقینی ثبوت ہوتے ہیں ۔ اس لئے اس ثبوت بادلیل کا اعادہ نہائت ضروری ہے ۔ جیسا کہ ہم اوپر بیان کر چکے ہیں ۔ (باقی)

قوم پرست وزیروں کی رہائی اور مسئلہ تونس

نیو یارک ۱۰ ۔ مئی مسئلہ تونس کے منصفانہ حل کے سلسلے میں عرب ایشائی مندوبین کی مساعی برابر جاری ہیں ۔ وہ امریکی ۔ لاطینی ممالک کے نمائندوں سے صلاح مشورہ کر رہے ہیں ۔ متذکرہ ممالک مسئلہ طونس میں باقاعدہ دلچسپی لے رہے ہیں ۔

طونسی نمائندے بھائی ولد قاسم نے اعلان کیا ہے کہ طونس کے چار قوم پرست وزیروں کی رہائی سے ہماری جد وجہد میں کوئی سستی پیدا نہیں ہوگی ۔ اور تونس کا مسئلہ بہرحال اقوام متحدہ کے سامنے پیش کیا جائے گا ۔

ہم میں سے ہر ایک مبلغ ہو اور ہر ایک کو تبلیغ کا جنون ہو

" ہم میں سے بہت کم لوگ حقیقی تبلیغ کی طرف متوجہ ہیں ۔ یوں ریل میں سفر کرتے ہوئے یا کسی اور موقع پر تبلیغی گفتگو کرنا اور بات ہے ۔ لیکن تبلیغ کا جنون بہت کم لوگوں کو ہے ۔ .... خدا تعالیٰ اپنے فضل سے جماعت کو بڑھا رہا ہے ۔ پھر اگر ہم اپنے ارادوں اور امنگوں کو پورا کر سکیں ۔ تو کس قدر شاندار منظر ہو ۔ مگر یہ نہیں ہو سکتا جب تک ہم میں سے ہر ایک مبلغ نہ ہو ۔ ہر ایک کے اندر یہ جوش نہ ہو ۔ کہ اپنے ساتھیوں کو احمدی بنائے ۔ اگر ہم اس طرح کریں ۔ تو سال میں لاکھوں احمدی پیدا کر لیں ۔ مگر نقص یہ ہے کہ جماعت کے لوگ اس طرف پوری توجہ نہیں کرتے ۔ ..... اصل چیز تبلیغ ہے ۔ اور پورے طور پر اس طرف متوجہ ہونا چاہیئے ۔ فتح ہمارے قدموں پر پڑی ہے ۔ ضرورت صرف اس امر کی ہے ۔ کہ ایک دفعہ پورے زور سے دھاوا بول دیا جائے ۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعتیں ہر جگہ پھیل چکی ہیں ۔ صرف ایک نعرہ کی دیر ہے ۔ اور دین کی فتح ہمارے آگے ہے ۔"

اقتباس از خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۲۶ فروری ۱۹۵۲ء

پختہ اینٹ کے خریدار متوجہ ہوں

باوجودیکہ بفضل تعالیٰ اس وقت تک ربوہ دار الہجرت کے جملہ قطعات محلہ جات مختلف احباب کے نام الاٹ ہو چکے ہیں ۔ پھر بھی بعض دوست تعمیر مکانات کی طرف مناسب عجلت کے ساتھ کما حقہٗ توجہ نہیں فرما رہے ۔ اینٹ ریزرو کروانے والے احباب کی خدمت میں خصوصیت کے ساتھ عرض ہے ۔ کہ وہ اپنی اپنی جمع کردہ رقومات کی مالیت کی اینٹ اپنے اپنے الاٹ شدہ قطعات میں ڈلوا لیں اسی طرح ربوہ میں بغرض تعمیر مکانات زمین خریدنے والے دیگر دوستوں کی اطلاع کے لئے بھی اعلان کیا جاتا ہے ۔ کہ وہ مطلوبہ تعداد میں پختہ اینٹ قیمت داخل کر کے جلد حاصل کر لیں ۔

محلہ جات الف (دار الیمن) ب (باب الابواب) اور ج (دار النصر) میں مکانات بنانے کا ارادہ رکھنے والے احباب کی مناسب سہولت کے مد نظر مذکورہ محلہ جات کے قرب میں بھٹہ ج یعنی تیسرا بھٹہ جاری کیا جا چکا ہے ۔ محلہ جات ص ۔ ط ۔ س اور د (دار الصدر ۔ دار الفضل ۔ دار الرحمت اور دار البرکات) کی ضروریات کے پیش نظر پہلے سے دو بھٹے اے اور بی جاری شدہ ہیں ۔ جملہ احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ مطلوبہ تعداد کے مطابق جلد از جلد پختہ اینٹ اٹھوانے کا انتظام فرمائیں ۔

(ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

عرب میں نئی سڑکیں، نئے اسکول اور ترقیات کے نئے منصوبے

نیو یارک ۱۰ مئی :۔ نیو یارک ہیرلڈ ٹربیون نے لکھا ہے ۔ کہ صحرائے سعودی عرب میں تیل کی وجہ سے جو تبدیلی پیدا ہوئی ہے ۔ وہ ترقی کی ایک حوصلہ افزا داستان ہے ۔

ٹربیون نے لکھا ہے ۔ کہ اس سال حکومت سعودی عرب کو تیل کی صنعت سے ۱۵ کروڑ ڈالر حاصل ہونگے اس آمدنی سے حکومت ملک میں نئے نئے سکول کھول رہی ہے ۔ کھیتی باڑی کو فروغ دے رہی ہے ۔ ملیریا کا قلع قمع کر رہی ہے ۔ برقی قوت کے کارخانے لگا رہی ہے ۔ اور آبی ذرائع کو ترقی دے رہی ہے ۔ جیسے سے امریکی وہاں پہنچے ہیں ۔ اس حصہ زمین کی صورت ہی بدل گئی ہے ہر طرف ترقی کا دور دورہ ہے (د ۔ س ۔ و ۔ س)

دولت مشترکہ کی ریڈیو کانفرنس

دولت مشترکہ کے ممبر ممالک کی ریڈیو کانفرنس میں شرکت کے لئے پاکستان ۴۲ اور بھارت نے برطانیہ کے محکمہ نشریات کی درخواست منظور کر لی ہے ۔ یہ کانفرنس لندن میں ۱۳ جون سے شروع ہو کر ۲۸ جولائی کو ختم ہوگی ۔ اس میں ریڈیو سے متعلق تمام امور پر بحث کی جائے گی ۔